

اُمرِ پا ملعووف و نبھی عن المکر ہی انسانیت کو تباہی سے بچا سکتا ہے

دعوت و اصلاح کا کام
شروعت اسلام نے جنمی زندگی
ادرا جنمی اصلاح ادا جنمی ترقی کو
اصل بتایا ہے، اداست سلسلہ کو یہ حس
قرار دیا ہے کہ اگر ایک عین سر درجہ پر
تو تمام جسم بیکم ہو جائے ہے اس درجہ
سے امر بالمعروف و نبھی عن المکر کو ایمان
کا خاصہ اور لازمی جزو قرار دیا ہے تاکہ
اس کی انجام دہی کئے لیے اندھے
خوبی دکھال پیدا کروں ظاہر ہے کہ کوئی
قوم اس وقت تک ترقی ہیں کو سکتی
جب تک افادہ خوبیوں اور کمالات کے
زیور سے آزاد استہ مہول اپ ہمارے
اور پیر فرض عالم ہوتا ہے کہ فرمائی تباہی
کو اس طرح کو کھو دیتا ہے جس پر قائم
ہم میں وقت بڑھ اور اسلامی فتوحات
ابھریں ہم خدا اور رسولؐ کو پہنچائیں
ادرا حکام خداوندی کے سامنے نہ رکھوں
ہو جائیں یوں خود کام خدا کی ایک اہم
عبادات اور معاشرتِ عظیمی ہے ادا نبیان
علمیں علم کی امانت ہے اس کام کا
مقصد درست دین کی ہدایت ہیں بلکہ
اس سے خود اپنی اصلاح اور عبدت
کا انعام مقصود ہے اگر ہم اس کو متوجہ
ٹوپر رکھیں تو قوت و ابرہ اور الہیں ان میں
کی زندگی پاییں گے۔

مسیح اخود یہ سایہ
امر بالمعروف و نبھی عن المکر

ذیں ہم یہ حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی ناظم احمد
کی دہ تقریر ہے ناظم احمدی سعادت ماحصل گھبے ہے جس سے دین کی
یعنی ۱۹۶۴ء کو بعد نہ نسبت جامع مسجد بھپال کے ہفتاد
تلنیٰ جماعت میں فرمائی تھی۔

علام الشیعہ اور ملت محمدیہ

کو جس کام کے لئے پیدا کیا ہے اس کو جماں
شہر، اہم اور کام کر کے تو یکارے ہے
میں کی مردمی دل اور آزادی، اگر وہ
دین کی بقا اور ادارہ دار ہے اور وہ امر
بالمعروف و نبھی عن المکر ہے، اس کام
کو چھوڑنے کا درست انعقاد ہے کہ
کے اندر نکلیں پن مہروس کی جملی اقتدار
اویں طور پر سکامت محمدیہ کے لئے
وجہ اہم ہوں تو یکارے جو جرس
کام کے لئے بنائی گئی ہے وہی کام جماں
ہمیں ہو ہے، میں صفت و حوصلہ اپنی جگہ
تکرے تو کیا ناکہ ہے ہے تو
معلوم ہوتا ہے کہ اس امت کے ذمہ
ایک اعلیٰ اور برتر کام پر دیکھا گیا ہے
جس کی وجہ سے خراجمم کا معروض خطاب
اس کو عطا کیا گیا ہے، دین کی تبلیغ
کا کام یا ایک ایسا شعبہ جس کو خدا
کے لئے ٹوپی رہی ہے، اس کو کون پیچائے
ایک انسانیت کی یہاں ہے بلکہ سب سیار
ہیں اخلاق بیمار، معافش بیمار، درج
فلق کا جذبہ امت کو دوزخ سے بچانے
کا نام ہے اور اس کا شکن اس کی دعوت
کی شاخ پر ہے، درحقیقت دینا کی ایش
کا اصل مقصد داد و دوس کی ذات و
صفات کی معروفت کا ہے اور یہ اس قت
تک ناکلن ہے جب تک نبی نوح انسان
کو برا بیوں اور گند گیوں سے پاک کرے
بھلا بیوں اور عجو بیوں کے ساتھ آرائے
رکھیا جائے، اسے فرمایا گیا ک فلاخ و پیرو
انھیں لوگوں کے لئے جو اس کام کو جماں
لے ہے ہیں۔

بعثت محمدیہ کا مقصد

اس امت کی بیعت آپ کی بیعت کا پیلاو ہے
انہیم دین کی اشاعت کی ذمہ داری تھی اس سے
بلکہ دو امت کے باقیہ میں دیدی ہے
اس کے کرنے میں کامیابی ہے اور نہ کرنے
میں دو نقصان ہیں، (۱) یعنی کوئی اہل
فضلات کی شاہراہیں نہیں کھل جائیں گی
آپس میں پھوٹ پڑ جائے گی اگر ایمان
قرار دیا ہے یا اون کمی کو ایسے سر بہت

محمد دین پر جانشید پریش آئے فلاں زلانے سے
ہم کچھ بھی سبب نہیں ہیں اور اس غلط نظر
کے خواتی سے پہنچ کی کوئی ادنیٰ اسی
ذر کرنے ہیں۔

حقیقت قریب ہے کہ یہ زلانے اور
تباه کاریاں بھی اس اعتبار سے جنت ہیں
کہ اس زبردست زلانے کو ایجاد لائے اور
ستہ کرنے ہیں جس کے آجلے پر کوئی
معین دددگارہ ہو سکے اگر مولے اس
ذات کے چوپوئے اس نظام کا منات کی
ماں تھا ہے اور اس کی مدد کی مال
ہو گی جس نے اس کے جو جدوجہد کیا ہوا
اس کی قدرت قابوہ اور صفات ہا ایس پر جائیں
ویسے رکھتا ہو گا۔

اگر کوئی دوست کی دوست کی دوچھوچے
کوئی کیسے سمجھائے ان لالن بھکڑوں
کو جو نظام کائنات پر غالب کائنات کے
ان تصرفات کے بعد میں عقل وہش
کی آنکھیں ہیں کھوئے بلکہ پس مدد
فلم و اکشنات کے نشیں ڈوبے ہتے
میں ایسون ہی کو مخاطب کر کے قرآن مجید
ہٹتا ہے، فرمائید بکجی بکجید بالالین
وہ جزا کے دن کا قرعی سورپریزا
کے ساقی اس طرح بیان کیا گیا۔

فہاذا جماعت الصالحة یوم یفر
المرء من احیہ و امداد و ابیه
و صاحبہ و بستیہ لکھ امرومنہ
یوم میث شائیں یقینہ » (میں ۳۲۷)

جواب: بلاعذر مقدادی امام سے بیٹے مسلم
پھر تو اگرچہ نماز ہو جائے تھی مگر
مکرہ ہو گی۔

سوال: عورت کا بیغیر حرم کے سفرچ کرنا
کیا ہے؟

جواب: عورت کو ماشوش ہر بیغیر حرم
کے سفرچ کرنا مکرہ تھی تھی۔

سوال: کونیں یہ حکیل گر کر جائے تو یاں
کئے دل نکانا چاہیے؟

جواب: اگر کنوں ملچھلی گر کر جائے
تو بیس ڈول پانی نکال دینا کافی ہے

سوال: سوچوں کا طریقہ یاد یوار سے پیر
اسٹر کے رسول ملی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھا، لہذا پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ
درسی رکعت میں سورہ کافرون اور
تیسری یا چوتھی اخلاص پڑھنا یا پہلی
میں سورہ اخلاص پڑھنا۔ درست
مسجد بنانی جاہی ہے کیا اس کے
مسجد بنانی جاہی ہے کیا اس کے

من الملک الیوم اللہ الواحد
القہار۔

زلانے اور زلانے کے بعد کے یہ ملے
مراحل پہلی کو رہیں گے، کیا ان جزوی اور
کو اور پیچے دل دکان پر بڑھا گے۔

اویم ایصال کام ہو جائے گا تو ہمیں
پاچ سوچیں دوں گا۔ دو دوہ کی ان
دوں سوچیں جو ہم اگر دوہ کرتے دوچھوچے
بیسی کی کو درکار کیں پاچ سوچیں
تم کو دوں گا، دو سوچیں دو دوہ کیا تو
اس کا تھوڑہ کو ناقابل کی علاست ہے
اویم ایصال کے ساتھ میں سے کسی سے لہجہ

جواب: دو دوہ دوچھوچے کا ہوتا ہے ایک دو
دو ہوتا ہے جو ہم اسی شرط کے پہنچے
بیسی کی کو درکار کیں پاچ سوچیں
تم کو دوں گا، دو سوچیں دو دوہ کیا تو
اس کا تھوڑہ کو ناقابل کی علاست ہے
اویم ایصال کے ساتھ میں سے کسی سے لہجہ

اے ایک تنہا می نہیں

بگرہ ادا کا دادی

علم و ملکت، علم و حکمت ہی نہیں
زندگی میں اب صداقت ہی نہیں
اب دلوں میں وہ حوصلہ ہی نہیں
سیئہ نہیں بھی تھا جس سے گلزار
آدمی کے پاس سب کچھ ہے مگر
بھیچے وہ جائے وہ غصہ ہی کہاں
حسنی میں ہی ہے، صورت ہی نہیں
کھٹک کے رہ جائے وہ نجہت ہی نہیں
حسنی کو بھکھاہے کیا کے بلوں موس
صرفہ نقائل ہے مغبرہ کی جگہ
شعر میں اب مشرقیت ہی نہیں

کی نیت دفعہ پورا کرنے کی تھی، لیکن
جس صورت میں نظر گان، تھی وہ
مکرہ ہو گی۔

سوال: عورت کا بیغیر حرم کے سفرچ کرنا

کیا ہے؟

جواب: عورت کو ماشوش ہر بیغیر حرم

کے سفرچ کرنا مکرہ تھی تھی۔

سوال: کون سرتوں کا طریقہ یاد یوار سے پیر

اسٹر کے رسول ملی اللہ علیہ وسلم نے

پڑھا، لہذا پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ

درسی رکعت میں سورہ کافرون اور

تیسری یا چوتھی اخلاص پڑھنا یا پہلی

میں سورہ اخلاص پڑھنا۔ درست

مسجد میں نہیں ہے ذوقت کر سکتے ہیں؟

جواب: ہاں! اگر وہ سامان ایسا ہے

کوئی صورت سجدہ نہ ہو یا نہیں،

امت محبوری میں داخل ہیں یا نہیں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا

اسے ذوقت کر کے اس کی قیمت بجد

میں لگا سکتے ہیں۔

سوال: مسجد میں جلتے دوچھوچے

کو اور پھیپھی کر سکتے ہیں؟

جواب: مسجد میں جلتے دوچھوچے

اوپر پھیپھی کر سکتے ہیں؟

جواب: مسجد میں جلتے دوچھوچے

کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

سوال: اگر کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

جواب: سلام پھر سوچا جائے گا یا نہیں؟

کے ساتھ میں سے کسی سے لہجہ

مکرہ ہے۔

جواب: مسجد میں جلتے دوچھوچے

کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

سوال: اگر کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

جواب: سلام پھر سوچا جائے گا یا نہیں؟

کے ساتھ میں سے کسی سے لہجہ

مکرہ ہے۔

جواب: مسجد میں جلتے دوچھوچے

کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

سوال: اگر کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

جواب: سلام پھر سوچا جائے گا یا نہیں؟

کے ساتھ میں سے کسی سے لہجہ

مکرہ ہے۔

جواب: مسجد میں جلتے دوچھوچے

کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

سوال: اگر کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

جواب: سلام پھر سوچا جائے گا یا نہیں؟

کے ساتھ میں سے کسی سے لہجہ

مکرہ ہے۔

جواب: مسجد میں جلتے دوچھوچے

کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

سوال: اگر کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

جواب: سلام پھر سوچا جائے گا یا نہیں؟

کے ساتھ میں سے کسی سے لہجہ

مکرہ ہے۔

جواب: مسجد میں جلتے دوچھوچے

کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

سوال: اگر کوئی شفیقی مکرہ ہے۔

جواب: سلام پھر سوچا جائے گا یا نہیں؟

کے ساتھ میں سے کسی سے لہجہ

مکرہ ہے۔

جواب: مسجد میں جلتے دوچھوچے

بچ کیا مے پیر عزت ہو کر پھر ابھر آئے

مولانا عبد الله عاصمی

پاکستان کے بزرگان سیاست میں ایک صاحب پیر بخارا بھی ہیں موصوف
کے چند اخباری بیانات نظر سے گذرے جلوں ہوا کہ پیر صاحب موصوف کو موت قتل فائرنگی
کا سطلوفان میں خیال آفرینی ضلع جگت اور سجع و توانی کا ذوق تھم آیا۔ ان کا ایک ارشاد نہ کیا ہے
نے مہاجر دن کے باعے میں کہا : "اب ان سے صلح نہیں ہوگی ان کی صفائی ہوگی" یہ بات
ایسے پیر صاحب کی زبان سے نکلی ہے جن کے بزرگ ردعایتیت کے داعی اور اخلاقی تدریس
کے عالمی سمجھے جاتے تھے اور جن کے نامی گرامی ہونے میں کوئی شر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ
جب انگریزوں نے ان کے بعض حقوق پر حملہ کئے تو مسلمانان بر صغیر کی ہمدردیاں ان کے سامنے
ہو گئی تھیں۔ پیر موصوف کی یہ دلخراش و دل اکڑا ربات جس نے سنی سکر میں رہ گیا، زیادہ تر
لوگوں نے پیر صاحب کی اس بات کو "قائم سکر" کا نامہ منشاء سمجھا کیونکہ نہ کہا، ایسی بات کو
پیر بخارا نے اپنا ایمان بکارا اور اپنی میراث کا بکارا کیا۔
ان صاحب کے حکیمان اقوال میں یہ حملہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ "واحدہ مختار"

الصاحب حبیمان اوال میں یہ جملہ بھی لعل کیا گیا ہے کہ: "مہاجر تو مہمان
ہے اور مہمان راہ گیر ہوتا ہے، وہ جہا نیکر کیوں بننا پا ہتا ہے" "مہمان" اور "راہ گیر" کا
فرق بھی پیر صاحب کو نہیں معلوم اور مہما جر کو مہمان ہبنا بھی نئی سانی دریافت ہے اور منقصہ
"جہا نیکر" کا قافیہ لانا تھا تو کسی چاک گریاں باندھنے والے شاعر سے کوئی مضمون نہیں
کرنے لیتے، اور اگر ان کو اصرار ہے کہ "ستند ہے میرا فرمایا ہوا" تو پھر یہی منطق آریانیِ نسل
کی تمام قوموں پر صادق آنایا ہے، جو وسط ایشیا سے سمجھتے تھے عراق سے لے کر بیت المقدس
تک آباد ہوئی ہیں۔ امیکریکے تمام باشندوں کو دریا برد کر دینا پا ہے جو یورپ کے باکر دہان
آباد ہوئے ہیں۔ آسٹریلیا کو دن کر دینا پا ہے جو شمال متغرب ہے اگر دہان کی قومیں آباد ہوئیں
اور ان یہودی راہ گیروں کے بلے میں پیر صاحب کیا کہتے ہیں جو دنیا بھے
امکھا کر کے عرب میں زبردستی بسائے گئے ہیں جن کے مجموعہ کا نام اسرائیل ہے۔ پیر صاحب
امریکہ کو منطق پڑھائیں جواب رد س سے یہودیوں کو لاکر عرب یہیں راہ گیر بناء ہے۔
درactual قصور کسی پیر فقر، عالم درہتنا کا نہیں۔ جب مجموعی طور پر کسی قوم پر ادب ایک
وقت ایسا آتا ہے تو اس کی عقل پر پہنچے پر دہ ڈال دیا جاتا ہے مسلمانوں کے کسی لگبھی
بلے میں ہم نا امیدی کاشکار نہیں ہیں اور اس سے اچھی امید رکھتے ہیں اور اپنے بھائیوں کی
اس دعاء پر آئیں کہتے ہیں۔

اللَّهُمَّ لَا تُؤَاخِذنَا إِنْعَافَكَ الْسَّفِهِ كَاءْمَنْ : اتَّا شَهَادَى الْجُنُونَ
بات پرہ فرمائیں سے وہ لوگ کرتے ہیں جو عقل کی قدر سے غمود ہیں۔
حالات اگرچہ بے بدتر ہو چکے ہیں، حجم ہورت کی بحالی، تہسک کی بائی۔ شرپندی
انفصالی تباہ عالی، ددمرے ملکوں میں ذلت درسوائی کا سامان سائھ لانا ہے۔ اور اس کی
زد میں وہ لوگ بھی یہیں بے جوب بس اور بے اختیار ہیں۔ مگر جب بخششی ڈوبی بے تو صاحب
دعا صاحب سب کا ایک ہی انعام ہوتا ہے۔

الْقَوْافِشَةُ لَا تَصِيبُ بْنَ الْدِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ حَاصِكَةً :

دراس تھے سے ذردو صورت ان لوگوں پر خصیت بکے ساتھ اسی روپ مگا، جنہوں نے غیر کیا رہیں

علم : کرنے والے بھی ان غالموں کے ساتھ پس جائیں گے۔)
مگر اب ایمان کو ہر حال میں پچھے لوگوں کے سامنے آنے کی وقوع رہتی ہے۔

أولاً كان من القرون من قبلكم ولو بقيت لئهون عذاب
الارض لا تلمس انجذبنا منهم :

س کا ش نہیں پر کوئی انسان سے بیٹے تھے وہ جو منع کرتے، مکہ میں خارج

ایسے افراد جن کو مصلحتِ خداوندی پیار کر سکتی ہے اور وقت پر ابھار کر سانے پہلے) سے منتر چد پکا۔ افراد ہیں جن کو ہم سے بچا لیا جائے۔

کے آتی ہے، شاید ان کی کوششوں سے سناوں کا یہ عکس بھی محفوظ رہ جائے گا۔

بے بیا ہے یہ میرہ میں ہو رپسہ جھکے
کہ ہم نے انقلاب پر چڑھ کر دوں۔ میں بھی دیکھے ہیں

بے اے بیان کرنا چاہئے، مشرقی جرمی،
ردمانیہ، اور ہنگری اور بلغاریا کے ظالموں
اور سرکش ملک انوں کے عہد کی تفصیل پوریں
تو شرح ہو چکے ہیں۔ اور ان سخت انسانیت
سوز نظاموں میں جو کچھ پیش آیا، اسے
ذیادا اتفاق ہے، بلکن ایشیا کے مختلف ملکوں
کے جا بروں اور ظالموں کی داستانیں
ابھی طشت از بام ہونا ملتی ہیں۔

متعدد عرب ممالک نے اسی مشکلت
کا سامنا کیا، یہ ظالماں نے نظام جواہر شرائیکیت
کے سارے میں عالم ہبی میں پروان چڑھا۔
ادرجن کے ہاتھوں اسلام اور اس کے
نام بیواؤں کو سخت قسم کے ظلم و بربست
کے درچار ہونا پڑا۔ اگر اس کی تفصیلات
کے نقاب اٹھایا جائے تو یہ یقیناً ایک
بڑی خدمت ہوگی۔

جب ترکی سلطنت کا زوال ہوا اور عثمانیوں
کی شکست کے میتھے ہی اسلام دشمنوں کی
سازشیں فوجی تسلط، اور مکر و فرب سامنے
آئے، اسی زمانے میں ترکی کو یورپ کا مرد بیکار
کہا گیا۔ اب بیسویں صدی کے اداخڑ میں
اشترائی سلطنت کی بساط اڑ رہی ہے
ساوں تک روس نے ایک بیدار انسان کی
طرح زندگی گزاری، روس خود کو عثمانی
سلطنت کا نائب فلیقہ تصور کرتا تھا اسے
کہ روس کی حکومت کا دائرہ سلطنت عثمانی
کے کئی حصوں کو پرستیل تھا، روس کو بھی
اسی انجام کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور اب متعدد
ممالک اس سے علاحدہ ہو رہے ہیں جس
طرح ترکی سلطنت سے یورپ کے ممالک
الگ ہوئے تھے۔

یہ نہایت اہم دلائل ہے یعنی ایک

عالیٰ قوت کا خاتمہ، ایک ایسے نظریہ کا
زوال جس نے نگاہوں کو مسحور کر کھاتھا۔ در
اقریباً نصف صدی تک دلوں پر حکومت
کرتا رہا، لیکن درحقیقت یہ ایک خونی ڈرامہ
کا اختتام ہے، دنیکے کسی نظام نے انسانوں
کو اس طرح کی شقادت اور ہلاکت و
خونریزی پر مجبور نہیں کیا۔ جس طرح
اشرائی نظام نے کیا۔ اس نظام نے خصوصاً
عالم عربی کو اپنا شانہ بنایا اس کے ساتھ
میں عالم عربی میں ظلم و زیادتی دحل فریب
کے لیے ایسے نظام وجود میں آئے جن کی
نظر تاریخ میں نہیں ملتی۔

عامِ سلام یہ حاسِ صور استراحت
کے نام پر جو مظالم ڈھائے گئے۔ اور اسکے
بعد جن تاریخ سامنے آئے رہا اس قابل
ہیں کہ ان پر قرطاسِ ایض شائع کیا جائے
اور اس استبداد سے پر دہاٹھایا جائے،
دنیا میں گھن ٹھیقوں سے بنیادی آزادی
کو ختم کیا گیا، اشتراکی نظام کے تحت آنے
والے مالک کے باشندوں کو اکٹھا جریح
ملک بدر کیا گیا، خونخوار انسانوں اور جرام
پیشہ لوگوں کی تربیت کی گئی اور مختلف

طبیعت انسانی کے درمیان کشمکش اور جنگ کا ماحول بنایا گیا، تاکہ کل آئینو والا انسان ایسے الیہ کا شکار نہ ہو سکے اور اس طرح کے غلط فلسفوں سے دھرکہ نہ لکھائے، اس مقصد کے لئے ان اہل قلم

کو سامنے آنا پا جا ہے جنھوں نے اس نظم
میں زندگی گذاری، اس کی بیڑیوں میں
جھکتا کر اس کے جراہم کا بذات خود مشاہدہ
کیا۔ انہوں نے اشتراکیت کے اس
تاکیک درمیں اپنی آنکھوں سے چکھ دکھا

۶

انھوں نے اس نظریہ کو اپنے ملکوں میں
نازد کیا، اس طرح اس فلک کو مضبوط عالمی
مل گئے انہوں نے مسلم قوموں کو اس ذ
نظریہ کے قبول کرنے پر مجبور ریکا ہالانکو
یہ نظریہ مسلمانوں کے دینی تصور کے متعارض
تھا، ان حکام نے جو آزاد اذ بھی اس نظریہ کے
خلاف اٹھی اس کو طاقت سے دبادیا، اور
اپنے ملکوں کے پس کی اور اتفاقاً دی نظام کو
اس نظریہ کے تابع کر دیا۔

گذشتہ رصف صدی کے تجربے
معلوم ہوا کہ یہ نظریہ جن جن ممالک میں
قبول کیا گیا وہاں مسائل حل ہونے کے
بجائے اور پیچیدہ ہو گئے، حتیٰ کہ زراعتی
پیداوار بھی لگھٹ گئی، آدمی کم ہو گئی،
شادابی ماند پر گئی، اور کام کرنے کا جذبہ
مفقود ہو گیا، کسی بڑے ملک جنہوں نے
اس نظریہ کے ناتاطا، تجربے کیا، سخت

اس فلسفہ کو اپنایا طویل تجربہ کے بعد سخت
اقتصادی بحران میں مبتلا ہو گئے، دسائیں
آمدی کم ہو گئے، جریداستدار کی وجہ
تو می صلاحیتوں سے محروم ہو گئے، لیکن
مارکیٹ پر ایمان رکھنے والے اس ناکامی کو
دیکھنے کے باوجود اس کی سیاست، اسکے
عقیدہ اور اس کے دسائیں کو اب بھی
تطبیق دینے کے لئے کوشش ہیں اور اس
ناکامی کے بعد بھی مارکسی نظریہ کی باراً دری
کے دلیے ہی منتظر ہیں جیسے ایک مفلس
انسان اپنی کامیابی کی امید لگانے پڑتا
کوشش کرتا رہتا ہے اور اسی امید میں
ہر طرح کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔

نظریہ اشتراکیت کو عملان قطبین دیے
جانے کے چند سالوں بعد، ہی نسل انسانی
کو سعادت سے ہمکار کرنے کے سلسلہ میں اسکی
ناکامی کھل کر عالمِ اسلام میں سامنے آئی
اور اب جبکہ مشرقی یورپ کے کئی ممالک نے
اشتراکیت کے خلاف علم بغاوت بلند
کر دیا ہے، اشتراکیت کی ناکامی ایک
کھل حقیقت بن چکی ہے، میکن اس موقع
پر جو بات نہایت انسو ناک ہے، اور
جو ایک طرح کی تعمیر اور حکم ہنسی کی دلیل

بھی ہے وہ یہاں کے عالم اسلام کے بعض
اہل قلماب بھی اسی تقدیس آمیز لب دلچسپ
میں اشتراکیت کا کلمہ پڑھ رہے ہیں جس طرح
تجربہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ دہلی بھی یہ
بمحضہ ہیں کہ ماں کو ان کا قبلہ ہے جس کی
زیارت ان کے لئے باعثِ عتیز ذفر ہے
جیسا کو ان سے پہلے کے لوگ اسے اپنے
لئے سرمایہ مرت نجحتی تھے، اب یہمِ عزم

لورپ کام دیپار

ترجمہ / محمد فیض

مغربی ساراجیت کے عہد میں عالمِ اسلام
کو نوجی غلر کے یورپ کی سیاسی اور اقتصادی،
فلسفی اور تمدنی برتری کا سامنا کرنا پڑا،
جس سے زندگی کا ہر شعبہ تاثر ہوا۔ ایک
طائف ٹولیوں پر اپنی فکر اور فلسفہ کے ذریعہ
ذیاں کی فکری باغ ڈور بنھال لی، اور
دوسرا بھائی مصنوعات کے ذریعہ
بازاروں اور عالمی منڈیوں پر اپنا تضییں
جا لیا، اس طرح ایک تہذیب یافتہ ان
کو ایک ہی وقت میں مغربی فکر اور نظامِ
حیات اور مغربی ایجادات اور مصنوعات
سے واسطہ کے پڑا اسے اپنے شام
مسئل اور شکلات کا ذہنی، نظری اور
عملی حل مغربی فکر کے ایجاد میں نظر آنے لگا
جلد ہی اس کے ذہن میں یہ بات میٹھ گئی کہ
مغرب کے تعلق رکھنے والی ہر شے خواہ وہ
کوئی فکر ہو یا عمل، وہ قابل اعتماد اور لائی
قبول ہے، اس طرح پوئے عالم میں مغرب
کی مصنوعات اور مغرب کے تصورات کا
رواج ہوا، مغربی تعلیم کے اداروں سے
نکلنے والے اشخاص جس طرح مغربی افکار
کے عال اور ان کے دھمکیں بنے، اسی
طرح مغربی مصنوعات کی بھی انہوں نے
دکالت کی۔ اس مغربی فکر اور مغربی طرز و
وسائل زندگی پر اعتماد دھمک دے بحال رکھنے
میں یورپ کی سیاسی قیادت اور فلسفے
بڑا درد ادا کیا۔

ایک مدت تک منہج سے نسبت
رکھنے والی ہر چیز چاہے اس کا تعلق فکر
سے ہو یا نظامِ حیات سے یا زندگی کی بیانی
صردرتوں سے ہو پوری پہاونہ دنیا کے
سخوار گئی تھی۔ ان کی چمک دمک، اور
رعایت دلکشی سے دھوک کھایا ہوا اتنا
ان کو دنیا کا بہترین تھفہ تصور کرتا تھا۔
بنادٹ کی عمدگی اور صناعی کے کمال مراج
کئے گئے اتنا ہی کافی تھا کہ کسی مغربی
ملک کی جانب اس کا انتساب ہو مثلاً اگر
کہہ دیا جاتا کہ یہ ہالینڈ، اٹلی، فرانس،
یا برطانیہ، یا جرمنی کے کسی قوم یا فلک
کا نظریہ اور فکر ہے تو یہ انتساب اس بات
کی دلیل ہوتی کہ وہ فکر درست اور صحیح ہے
اور جائشی مفہوم اور تحریک پر جنمی ہے

گئے ہیں سے انھیں بخات دلا کے ایسے
مخلصانہ تیادت جو قرآنیاں فٹ سکے، صبر
و استقامت کا ثبوت مہیا کر کے لمحیماں
اسلوبے اور مد برائے انداز سے جہاں ریشم
بنتا ہو دہاں اور جہاں فولاد کا منظارہ
کرنا ہے دہاں فولاد بننے کو ڈاکٹر اقبال کے
اقول اسی طرح کی تھویر بنانے کا
منظہ ہوئے۔

یقین محلہ علی سیم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شریں
بزرگان اور جماعت منصب کی
بھوکی تیادت، صفا دپرست اور علیوت پرست
تیادت کی بھاں مسلمانوں کو خود درت ہیں
ہے۔ ایسے بہت سے چھوٹے رہبر سُنج
بُر غایاں ہوئے، اور جو شیل تقریر و دل کے
غبار سے ہواؤں میں اڑاکر رخصت ہوئے
ان کی تقریر و دل سے کوئی دنیا کا فائدہ ہوا
نہ دین کا، بلکہ ان سے مسلمانوں کی رسالت
ہوئی، اور مسلمانوں کے سائل پیچیدہ سے
پیچیدہ تر ہوتے کئے، اور غیر دل نے بہار اور
اورا یا اور ہم اس حدیث پاک کے مصلاق
ہوئے۔

قریبہ حدیث : — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملدیہ سلم کے آزاد گردہ غلام حضرت قوبان
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا : قریبہ کہ تمہارے ادپر دوسری
اقوام ہر طرف کے ایسا لوٹ پڑیں جیسے کہ
پیشیٹ کے اور دوسرے کھانے والے صحیح ہوتے
ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ سے وہ عن
کیا کہ کیا اس وقت ایسا ہماری تعداد میں
کمی کے باعث ہو گا۔ آپ نے فرمایا تھیں
اس دن تم کثیر تعداد میں ہو گے میکن ایسے
بے وقت ہو گئے جیسے سیلا بکا خس د
غاشا ک۔ تمہارے دشمن کے دل کے تمہارا
رع نسلک جا گا۔ اور تمہارے دلوں
میں کمزوری پیدا ہو جائے گی، ہم نے
سوال کیا کہ کمزوری کیسے آ جائے گی۔ آپ
نے فرمایا زندگی کی محبت، اور موت کے

اُنہوں کی توجیہ میں اپنے عطا فرمائے۔ اور
کرنے کی توجیہ عطا فرمائے۔ اور
سماں کے سائل صحیح ایج اور صحیح الہادہ
سے حل کر لے لی توجیہ عطا فرمائے۔

موجودہ حالات میں
سلانوں کوں طرح کی قیادت
درکار ہے؟

مولانا محمد فاروق صاحب نویں
خط اقتصادی لحاظ سے پسندیدہ ہے تو
دہل ایسی قیادت درکار ہے جو دینی بندگی
یعنی روحی ہوتی ہو اور اقتصادی مسائل کا
حل اسلامی نقطہ نظر سے اور عصری تفاصیل
کے مطابق ایک اندازے پیش کر سکتی
ہے۔ اور اگر کوئی علاقہ ایسا ہے جہاں مسلمان
کے ساتھ فلم و زیادتی ہو رہی ہو اور ایمان
کے ساتھ ان کے لئے جینا دو بھر کیا جا رہا
ہو، اور وہ صحیح قیادت کے بغیر موٹ زیر
کاشکار ہوں تو وہاں ایسی جرأت منداز
قیادت کی ضرورت ہے جو اسلامی بہادری
و شجاعت کے کارناموں کو دوبارہ زندگی میں
ادم پریز مردہ دمایوس مظلوم مسلمانوں میں
روحِ جہاد پھونک سکے۔ اور انھیں فتح دکامانی
سے ہمکار کر سکے اور اگر کوئی خط ایسا ہے
کہ جہاں مسلمانوں پر غیروں کے غلط انکار
اور خیالات تھوپنے جا ہے ہوں اور
اسلام کی مختلف نظریات سے سچے بھی کیجا رہی
ہو اور مختلف مذاہب و ائمے اپنے باطل
افکار کے ساتھ اس پر دھا دا بول سے ہوں
تو وہاں ایسی قیادت درکار ہے جو مسلمانوں
کی جانبے مصروف دفاع ہی نہیں بلکہ اسلام
دشمن افکار و خیالات پر آگے بڑھ کر جھے
کر سکے۔ اور کہے۔ وقل جباء الحق
وزہق الباطل ان الباطل کا نزہ و فقا
ترجمہ : کہو کہ حق ہے اور باطل ہے پاؤں
جلاگ اور باعث آتائی کی لئے تھا

مسلمانوں عالم ایک عجیب کوشکش کے
درد سے گذر رہے ہیں۔ اسلامی ممالک کے
الگ حالات ہیں اور غیر اسلامی ممالک کے الگ
حالات ہیں۔ بعض مسائل کے لحاظ سے
تم مگر بحث ایسی نہیں پائی جاتی ہے۔ اور کثیر
سائل ایسے ہیں جو اپنے اپنے علاتے اور
اصل کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں لہذا ان
سب مسائل کے حل کی تلاش میں مسلمان
سرگردان نظر آتے ہیں۔ اور قائد دل رہنا دل
کی کھوج میں لئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔
کوئی ایک ہی نجح کا قائد یا رہنماء ہر جگہ
کے لئے راس نہیں آسکتا، مسائل اور عادات
کے اعتبار سے مختلف ملکوں اور خطوط کے لئے
الگ الگ انداز کے قائد اور رہنماء
درکار ہیں، میکن ان سب قائدین کے اندر
خواہ وہ دنیا کے کسی خطے کے مسلمانوں کے لئے
یکوں نہ ہو ایک مشترکہ ایمانی روح اور دینی
اسلامی عملی اپیٹ اور افضل امر کا پایا جانا ضروری ہے۔ اگر
اولیٰ قائد یا رہنمادینی ایمانی بنیادوں کو نظر انداز کر کے
اسلامی عملی زندگی اخلاص و ہمدردی سے
بے نیاز ہو کر رہنمائی کرنا چاہے تو اس کی
رہنمائی اور قیادت مسلمانوں کی غالب اکثریت
کے لئے قابل قبول اور پسندیدہ نہیں ہوگی
لہذا قائد کے لئے اسلامی فکری ذہنی بنیاد
اور دینی اسلامی قابل یا سانچے میں داخل کر
لئے کوئی نمایاں اور مسلمانوں کا اعتماد حاصل

کرنا خود ری ہوگا۔ اس سے ہٹ کر اسکی
قیادت نواہ دہ کھنچی، ہی صلاحیتیں درستے
افتباڑے رکھتا ہونا قابل قبول ہوگی۔ اور
پرسنل بخش ہوگی مسائل مسلمانوں کے
عنوف خطلوں میں الگ الگ نزعیت کے ہیں
تلہ کبیں مسلمان قلعی میں و تربیتی اعتبار سے
سکاندہ ہیں تو وہاں اسی قیادت مطلوبہ
جو انہیں بیک وقت دینی و دینا و دل کا دلاؤں
قلعی میدان میں اگے بڑھا سکے اور ان کی
بکت افراد اور بہنماں بکر سکے اور اگر کوئی

۱۰۷- ابعلیٰ

اور سوس د پرہیڑہ دی مسافت
بنا پر د درود سے متاز ہیں، ان
لیے یہ زیب دیتا ہے کہ خالص
اعمال جن کی قدر و قیمت اخفاک راوی
پوشیدہ رکھنے میں ہے ان اعمال
کے لیے بھی پر و پیگنڈے کے ت
طریقے اختیار کریں۔

کرنے والوں کے ناموں کی اشاعت
سے کیا مقصود ہے؟ اپنے مدد
اور تحریکات کا کھلمن کھلا اعلان کیوں
جاتا ہے؟ لصفت شب کی نما
اور دعا و مناجات کا تذکرہ کر
کیوں کوشش کی جاتی ہے؟
آج ہماری زندگی

تام اعمال، تمام سرگرمیاں، ہمارے
اور کاشیں حقیقت سے بڑھ کر من
اور دکھادے پر لگی ہیں، بلکہ دا
مقدار اور جنم کو بڑھا چڑھا کر پڑ
جاتا ہے۔ باہم ایسے لوگوں کو
کر دہ بالکل بے بنیاد اور گردھی
چیزوں کے حقائق بنانے کی پیش کرتے
اور پھر وہ حقائق ایسا اعتماد ادا
حاصل کر لیتے ہیں کہ کیا کسی حقیقی
اور دافع اور سچائی کو دھلیجنے دا
حاصل ہوگا۔

کیا ایسے لوگ جو دری
طرف اپنی نسبت کرتے ہیں، دا
کے علمدار ہیں اور دینداری دا

احلاص فی ضرورت ہے

مولانا سید الرحمن (اعظی تدویی)
ترجمہ :- مُحَمَّد فَلَیْمَانْخَنْدَری

آج پر ویگنڈہ کی اشراجمیزی
سل مسکن سے، منیل سامانوں کو سردیگنڈہ

کے ذریعہ نہایت آسانی اور سرعت کے
ساتھ مقبول عام بنا دیا جاتا ہے۔ مجھے
زماؤں میں یہ طریقہ سامان تجارت اور
مادی چیزوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔
یکن ترقی کے اس تئے دور میں پر ویگنہ
میں بھی ترقی آئی اور اس کا دائرہ کار زندگی
کے تمام امور پر پھیل گیا، انسان کے
وہ ذاتی اور الفرادی پہلو جو "راز" ہوتے
ہیں ان میں بھی ان کا عمل دخل ہو گیا
پوشیدہ طور پر انجام دی جانے والی
عبادات اور سوئی خوبیوں میں بھی پر ویگنہ

کا عمل شروع ہو گیا۔ اس سے
گیر اور سہ جھت پر دیگنڈہ نے پوری
دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی
ہے پورے اسلامی معاشرہ میں
پر دیگنڈہ کی اشد همدردیت محسوس کر
لی گئی ہے۔ پہلے تو الفراہدی طور پر دیگنڈہ
کا کام کرنے والے خاص خاص افراد ہو
تھے، لیکن اب تو اس کے لیے باضابطہ
کپنیاں قائم ہیں۔ جو ہر طرح کے پر دیگنڈہ
کی خدمات انجام دیتی ہیں۔ اور کسی بھی کام
یا کسی سرگرمی کا اپنے محدود طاثرہ میں
بھی رہائج و شہرت پانی یا عام ہونا ان
کپنیوں یا ان میں کام کرنے والوں کے
لئے ممکن نہ ہے۔

سبب ہوا ہے؛
خاص دینی تحریکات اور
کاموں میں بھی پر پیگنڈہ کا رنگ آگی
اور بظاہر اس کا مقصد یہ معلوم ہوتا
کہ ان تحریکات کی جانب لوگوں کی توجہ
مبدل کرائی جائے، مقدمہ خدا کی
جوئی اور اس کے سامنے سر افگنستانی
زیادہ ایم ہو گیا ہے، درنہ پھر اس کی
دچکے کہ پر پیگنڈہ کو خاص طور پر
پر ایک بہرہ سے کیا جائے، انسان
ذائقی زندگی سے تعلق رکھنے والے
خواہل و اوصاف اور عبادات
متظاہرہ زور و شور سے کیا جائے
چندہ دینے والوں اور دیگر نیک

رفتہ رفتہ لوگوں کا یہ مزانج
بھی بن گیا ہے کہ پر پیگنڈہ کے ذریعہ
اسے دالی سرچیز ان کے نزدیک قابل
اعتقاد اور پسندیدہ ہوتی ہے، خواہ اس
کے بال مقابل چیز کتنی ہی قسمی لفظ بخش اور
اچھی کیوں نہ ہو پر پیگنڈہ نہ ہونے کی
 وجہ سے قابل قبول نہیں ہوئی، لوگوں
نے صرف مادی زندگی میں اس طریقہ پر
اکتفا نہیں کیا بلکہ ہر دینی عمل کی قدر قیمت
بھی پر پیگنڈہ کے اعتبار سے متعدد کرنے
لگے ہیں۔ جن کاموں میں خوب خوب
پر پیگنڈہ اور فرش و اشاغت کے وسائل
استعمال کئے جاتے ہیں وہ نہایت

سکریٹریٹ میں ایک جاری
ت میں دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل
نامی کارروائیاں انہی حقوق
کے امن و قانون اور خاص طور پر
ہونے والے بھروسے اسمجھوتے کے
ت میں

سکرپٹ کا ہنا ہے کہ
اس بربست و سفاکی سے اس
زم دادوں کا پتہ چلتا ہے اس
کارہائیان فلسطینیوں کو ان کے
بے خلی اور ستر ق پوری مالک
سے آنے والے ہمودیوں کی

سکریپٹ فلم لانڈز پر
بے کہ دہ غاصب و ظالم اور مسلم
و دیوال کے مظالم اور دست
سے نجات پانے اور فتح و نصرت
اد کرنے والے مادی اسباب
 اختیار کریں۔ نیز کتاب و سنت
یقے پر موجودہ نسل کی تعلیم و تربیت
نشودھا کریں تاکہ ان کا دیرینہ
شمنہ تحریر ہو سکے ۰۰

لاؤئیں مسلمانوں کی
کیلئے ایک اسلامی سماں
یاری کی تشکیل

مشرقی یورپ میں سلم اعلیٰ
مشیر و انجمن ڈاکٹر فاتح علی
نے اعلان کیا ہے کہ دوسری
ظیم کے بعد میں بار بوجہ مسلمانوں
میں مسلمانوں کی دینی وسیاکی
کے لئے ایک اسلامی سیاہی
کیبل دی گئی ہے۔ پارلی کی کامنز
و منعقد ہوئی جس میں ملک و
کے ممتاز داشتودول کے
الا قائمی اخباری تراجمہ دل اور
امریکا، کنادا اور جمہوریت کے

وہی نے شرکت کی۔

لے ہیں لیکن موست و خیارات اللہ کے
میں ہے "ثورہ مفر تنظیر" کے
امام محمود نور الدین کے بارے میں خال
ہاک دہ میرے دوست ہیں اور ان
ن سے دوستی ہوتی تھی۔ یہ محمود نور الدین
ملحکر خفیہ کے بڑے ذہین اور کامسا۔

ہے جکے ہیں۔ اور سندھ کی بٹکیں
سنے یہاں تھافت کیا تھا کہ برہلان اپنے
کے یہودی ہوا بازدہ کو اس ایس لئے
ت سے لاست کر لیے تھے والا
نے ہمدرد ہوانی اڈہ پر اس فریم کے
سو ہوا بازدہ کو ہلاک کرنے کا فرقہ
تیار کر لیا تھا۔ لیکن صہری حکم مدت نے

کی اجازت نہیں دی۔
اس تنظیم کے انکشاف کا قند
چھ کم دلچسپ نہیں ہوا بول کہ مسعود کا
بعانی عصام نور الدین ایک مرد زمانہ
امری سفارتخانہ پہنچا اور اس خفیہ تنظیم
انکشاف کے عنوان امری دینا اور
بیٹا چار لاکھ روپالر کا مطالب کیا پھر منزد
پ بات یہ کہ میر کے اس وفت کے
داخلہ زکی بدر امیر یہی سفارتخانہ تک پ

بیک یہے رمزین
کے سابق صدر حال عبدالناہم
حال عبدالناہم بھلی شامل
ان لوگوں کا خدا را ک جرم یہ
ہنوں نے کچھ "محرز" پھر دیلوں
ت بنجائی سے اس معدہ سے

دی بڑی دیکھی اور ہر
تل روپرٹ پابندی کے ساتھ
بھی جا رہی ہے۔
خالد جمال عبد الناصر اور ان
فیضوں کے خلاف مقدمہ مہم
نے فائم کیا ہے۔ ان پر الزام
و ۵ "ثورة مهر" نامی تنظیم کے

ان کے سامنہ دوسرے افراد
۸۳ میں ایک خفیہ انقلابی
میں تھی اور ایک اسرائیلی
کیدار کو قتل کی کوشش کی
تار کار پھیلا کیا اس پر کوئی بار
میں اور دہ رخی مل گا۔ ایک یہودی
کو قتل کیا۔ ضعی نمائش کے
قاہرہ میں اسرائیلی پولیس کے
ازم کو جان سے مار دیا۔ اسی

و مزید آٹھ سال جل سکتا
الاقوامی کا نفرنس نے
بیان میں مندرجہ ذیل فحیلو
یا ہے۔

دھمیت۔
رائیل کے قیام کی امریکی
پر کی تنقید و مدت
لیگناوجی اور فوجی ترقی
ضروری اداروں اور
قیام کے عراق کے حق

یہودیت میں یہود کی تعداد اس بڑی تعداد میں آباد کاری کی خالائق ساختی پر ایسا انتہا ملکوں کے بارہ میں داشت کے لئے اسلامی اختریار کرنے کے لئے جو یہودیوں کی اسرائیل کے خلاف موقف اختریار کے لئے امر بحکمی جاری جائیں۔

برونلوٹ نے
اپنی کے لئے
مقرر کیا تھا
ج اور صدر گوربا
کے بعد کم کر دیا گی

وہیں ہر حاجی کو
آخر اجات روئی
مذہبی اداروں
سارے حاجی
بطح عالم اسلامی کے
حج کی ادائیگی اور
انے جانے کا انتظام

بھی پچھے دنوں قبل
مُلک نہ نے
میں نسخہ رد می
بھی تھے یہ نسخہ بھی
نئی لختی۔ رد می
ت سے قرآن مجید
تفصیل کئے گئے
لکر یہ طریقہ جعل
اسے ایک خوشن

ہ کرتی رہی
پر دل برآمد
سکا چانچھ
کی چالیں فیصلہ
افلاس کی
بے سلطنت

اور صرف ۶۴	یں ۹ یں
ادا کرنا پڑتا	سے فراہم
حکومت اور سر	بے روزگاری
نے برداشت	ج . ۵ فیصد
سعودی عرب	کی بہت سی
ہم ان رہے ۔	کالے بازار
مقامات مقدار	۱ فیصد تک

بڑھ گئی، میں، قوت خرید گزشت
میں ۰۰۷ فیصد کم ہو گئی ہے، ای
یون کے مقابلہ میں ایرانی ریا
عائدی بازار میں ۲۰۰ گناہ گٹھ گئی
حالہ زلزلہ ایک نئی مصیبت
اثرات بھی دہاں کی اقتصادیا
پڑیں گے۔ تباہ شدہ اقتصاد
سبھانے کے لئے ایرانی ذمہ
اپنے داخلی دخراجی اور اقتصاد

غور کرنا

عراق کے
منعقد اسلامی /
صنعتی میدانوں
اور تیسری دنیا کے
پر زور تائید کی
جاری رہنے والے
اور اسلامی ملکوں
نے حصہ لیا، اور
میں عراق کے
کریم اللہ کے سے
کام میں آگئے پڑھ
سے مسلمانوں کے

حقیقت پس زانه اقدامات کرن
روی مسلمان اتمگی رج

م - جو سے الہ سے انداد حرام
کا اسلام کیا ہے اور ندوۃ العلما،
علیٰ سید ابوالحسن علی ندوی نے

وں کو فہرلن اور دوسرے
نہ ددھے الو

تہر دل کے اپنا لو
نیز بائی امراض
ادبے گمرا فراد
فرام سیجا رہی ہیں



ایران میں ہوتاک زنگ کامرز ہائری کی شکل میں نمایاں کیا گیا ہے جو کہ روک بود کے قریب سے



لائق ہے۔ مشہور بے زلہ العالم
زلہ العالم دیک عالم کی گمراہی پر
عالم کی گمراہی ہے)

ابن الاصلاح خور د کا

افتتاح

- ۱۔ ابن الاصلاح کے نام
ہوتے والے تمام ارکان کے نام
درج ذیل ہیں۔
- ۲۔ شیخ محمد باشیل نائب صدر
- ۳۔ سراج الدین نائب ناظم
- ۴۔ عبد الرحیم کاظمی مفتی بنم خطاب
- ۵۔ مرتضی الدین نائب
- ۶۔ دالش انور مفتی بنم سیمانی
- ۷۔ عبد الواحد نائب
- ۸۔ اخلاق احمد محاسب
- ۹۔ فیضان احمد عثمانی مفتی دارالكتب
- ۱۰۔ علی اصر نائب
- ۱۱۔ نور عالم مفتی دارالاخبار
- ۱۲۔ شفیق الرحمن نائب
- ۱۳۔ عبد العیم معاون دارالكتب رکن
- ۱۴۔ حسان احمد
- ۱۵۔ شہاب الدین
- ۱۶۔ عبدالمیر
- ۱۷۔ رفت شفیق خان
- ۱۸۔ جنید احمد
- ۱۹۔ محمد احمد
- ۲۰۔ حسین
- ۲۱۔

نوجوانوں کے نام!

ترس سوہیل فتحی تے قالین ہیں ایران
ہو جو گلہاتی ہے جوانوں کی تن آسان
امارت کیا شکوہ خروی بھی ہو تو کیا حاصل
درزور حسنه تی تھیں استثنائے سلائی
زڈھنڈ اس چڑک تھیں جائز کی تھی میں
کپایا میرنے استغایں معراج مسلمان
کے لئے مفید اور کیونکہ وہ اسکے لئے
ندوہ کا نام اور دیوبند کا نام ہم نے
اپنے بھیبھی میں سنا تھا، حضرت مولانا
ملظہ کا نام سنا تھا، دل میں خواہش تھی
کہ اس کی مخلوقیت نصیب ہو، اللہ
میری خواہش پری کردی، میں نے اپنے
تصور سے بہت بلند اور بارکت ندوہ کو
بایا، اس کے اسکے لئے اسکے لئے
اعرافات کے جوابات سانے بھی، پھر
ان کی آپ قادر کریں، ان سے خوبی متفہ
ہوں، پھر اخیر میں علماء کے مقام کی
نزائن اور اجیت اس طرح ظاہر فرانی کو
فرانزوؤں کی حکمرانی بیوں پر بھی ہے
اور علما کی حکمرانی فرانزوؤں پر یہ
اپنے قومی اور علم کی حکمرانی کا نام
کرتے ہیں، ایک عالم کی گمراہی بہت تباہی

علام اقبال

للہ کی راہ میں خرچ

ابوصالح

صحابہ کا عمل انفاق فی سبیل اللہ
کے معاویہ میں صحابہ کرام کا عجیب
غیر عالی تھا اسی میں وہ بھی جو کل
کیلئے آج انحصار رکھتا حرام مجھتے تھے
جس کے نتیجے میں انہوں نے زبردستی
جانی اور مالی بحران کا شکار ہوئے تھے
سینکڑوں ہی پڑا رہا افراد اقیمہ
بن گئے پڑا رہا زخم خوردہ تھے پتے
ادے اور دمدادگار موت و زیست

کی زندگی گذارے ہیں، پڑا رہا انھیں
جسے سینکڑوں دو کافیں لوٹ لی
لگنیں کارو بار بھپ پڑ جو، لوگ
دلنے دانے کو ترس لے ہیں ایسے
مسلمانوں کی قسم کی امداد و حروف
دینی مکانی و اعلانی فرض ہے
لیکن ان افسوس ملی ضروریات کے
لئے ہمارے اتحاد افلاس زدہ تو قی
اداروں کیلئے ہماری حیثیتیں تسلی
لیکن رسمات قبیح کیلئے ہمارے
حوصلے بلند ہمارے سینے فراخ اور
ہم مغلس ہوتے ہوئے بھی امیر اور
ادر دوستہ ہماری مسجدیں دیوان
موزوں کی اذان رائیگاں اور سیما محل
ہمارے وجود سے آباد اور تاشا
کھاہوں کی رونق ہمارے دم سے قائم
کیا اس طرح ناموس رسول کی خلافت
ہوتی ہے، ناموس رسول کے لئے
ہمارا بوجوہ نیک دعاء ہے اور جو کچھ
رسوائی ہے اس کا ذمہ دار خود ہمارا
کردار ہے۔

وائے ناکامی متع کاروں جا تارہ
کاروں کے دل احسان زیان جا تارہ
یہ تو دنیا کی رسوائی اور سزا
آخرت کی رسوائی و سزا تو اس سے
کہیں زیادہ سخت ہے، دولت کے
ان حجازی مالکوں اور امینوں کو یہ
بتا دیا گیا کہ ان کو خدا کی عدالت میں
اپنی دولت کے ایک ایک ذرہ درہ
کا حساب دینا پڑے گا۔ شتم
لتنشنیں یوم شذ عن النعم
پھر اس دن تم سے تمہاری نعمت کا
حساب پوچھا جائے گا اس نے ان کو
خوب سمجھ لیا جائے کہ وہ اپنی دولت
کو کھپا اور اس طرح صفت کرتے
ہیں، ان لوگوں کو جو اپنے دوپے کی
خشیوں کو سخا تھا کہ اسی دوپے کی
محاشی اعتبار سے آج ساری
دنیا کے مسلمانوں کی عموماً اور بندوستی
مسلمانوں کی حصوصاً بوجوہ صورت
حال ہے اور اس بحران کے دشکار

اور اشارے کام کے کمبھی کھانا بھی
کیڑا غناہت فرمادیتے آپ تو گول کو
مختلف اپنی اور اپنے بیوی پھوک کے
میں بیک وقت کا نام سرمایہ خدا کی راہ
بیٹھ کر دیتے بھی صدقہ دیتے بھی
جماعتی اور انسانی فرائض کی ادائیگی کی
بھی کے نام سے مرحمت فرماتے بھی
کی سے کوئی چیز خریدتے پھر اس کو
ایک انسان نظام زندگی میں پورا ہیں
اس کامان اور بیت دنوں ہی غایت
فرمادیتے۔

جہاں تک آپ کے صحابہ تعلق
بے تو ان میں وہ بھی جس کے پاس
پھر نہ تھا مدد کی راہ میں پچھتے پھر دینے
حبہ مسکیناً و سیتاً و اسبر
پھر نہ تھا مدد کی راہ میں پچھتے پھر دینے
اور وہ اپنی ذاتی حاجت کے باوجود
ایسا کھانا مسلکیں، یعنی اور قیدی کو حلا
پھر تمام نوع انسانی کا حق ہے اسکا
کے لئے بے قرار بہتے تھے، چنانچہ
جب یہ حکم ہوا کہ ہر مسلمان بر صدقہ
مقدر در کے مطلبی یہ تمام فرائض
دینا فرض ہے، تو اس پر اس شدت
کے عمل کیا کہ جو انسان فرائض کی ادائی
تھے وہ بھی بازار جا کر مزدوری کرنے
لگتے تاکہ جو رام بحق آئے دوہریت
یہی سعادتیں موقوف ہیں۔

مومن وہ ہے جس کا ہاتھ جیش
کریں اس تھکی ہے حکم دیا کہ اگر تم کسی
کھلماڑا ہتھے پڑھیہ اور ظاہر ہر
حال میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے
ہیں، یہ خص شیطانی و سوسہ ہے کہ خرچ
کرنے سے ہم تھاج ہو جائیں گے
الشیطان یعد کم الفقر و یا اس
حاجتمند کی مدد کرو تو اس پر احسان
مت دھوکہ شرمندہ ہو، بلکہ تمہیں
خدکا شکر ادا کرنا چاہے کہ اس نے
تم کو یہ نعمت دی اور اس کی توفیق
بالفحشاء، اللہ یعد کم
مغفرہ منه و فضلہ، لہذا
یہ سمجھنا کہ جہاں سال میں ایک
مرتبہ زکوہ ادا کر دی اور مدد نہیں ہے
لابطلوا صدقہ انکم بالمن و
اللہ کے تمام مطالبات پورے ہوئے
اللہ کی رطیقہ کی تعلیم سے احراض کرنا ہے
کریاطہ و دیر برباد نہ کرو ایک مخصوص
مومن کا عمل یہ ہونا چاہے، اتنا
نطمکم لو جہ اللہ لا ترید
خرچات کے طریقہ کو اسی لئے اختیار
کی ہے، تاکہ دوستہ طبقہ مکرور اور
غیرہوں کی اعانت کرے اور ان کی
بذری اور شکریہ میں چاہتے، درحقیقت
دینے والے کو چاہتے وہ یہ دینے والے
صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب ترین مل
عطیات، صدقات و خیرات تھا،
آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیر برباد نہ کردا
خوش ہوتے تھے جتنا یہیں والا ہے
کر دیا جو اس کے ذمہ لازم اور ضروری
تھا، اچھے جایگز دہ احسان دھر کر پئے
عمل کو ضائع و برباد کرے اور مزید
آجاتا تو اپے اور اس کو تبریج دیتے

میں اپنے بڑوں اور اس طرح ظاہر فرانی کو
فرانزوؤں کی حکمرانی بیوں پر بھی ہے
اور علما کی حکمرانی فرانزوؤں پر یہ
اپنے قومی اور علم کی حکمرانی کا نام
کرتے ہیں، ایک عالم کی گمراہی بہت تباہی

عراق کے ممتاز عالم شیخ محمد
المحوس الاعظی البقدادی کی
لکھتو آمد۔

ایسا بھی موقع تھا کہ عراق کے
حضرت مولانا مظہر علی اور آپ
رہا ہوں، حضرت مولانا مظہر علی اور آپ
حضرت نے مجھے اپنا ایک فرد بنا کر رکھا
ہے، دوسرے لفظوں میں، حضرت مولانا
یہ اعزازی ایک جلسہ رکھا گیا اور عربی زبان
میں ایک گفتگو شروع کی، فرمایا کہ میں
اپنے اندر ایک عجیب خوشی محسوس کر
چکری، حضیر مولانا مظہر علی اور آپ
حضرت نے مجھے اپنا ایک فرد بنا کر رکھا
ہے، دوسرے لفظوں میں، حضرت مولانا
یہ خاک کی آغوش میں بیسے و مناجا
کے ساتھ و سوت افلک میں تکبیر
مسلم بھی بلند کرتے ہوں،

یہی سوہیل فتحی تے قالین ہیں ایران
کا افتتاح سال روایت کے لئے عمل
میں آیا، حضرت مولانا مظہر علی ۱۹۱۳ء
کا کام ہے، کسی میلان میں کامیابی اور
نعت کا حصول مشکل نہیں ہوتا بلکہ اسکی
حفاظت اور بقاء اصل کام ہوتا ہے،
میڈا کر رہے ہیں، موضوع نے فرمایا کہ آپ کے اس مقدمہ
یہی سطح کے وہ چند نمونوں ہاتھ جو
مشترقین کا سرمایہ ہیں، ان پر پوری
طرح تیار ہیں، عقلی استدلال سے اسلامی
قوایت کی مقولیت ہی نہیں بلکہ اس کی
ضورات پر سخت قسم کے اعراض اور
ہمارے فوجوں ذہنوں میں شکوہ و شہادت
پیدا کر رہے ہیں، موضوع نے فرمایا کہ الجملہ
یہی سطح کے وہ چند نمونوں ہاتھ جو
مشترقین کا سرمایہ ہیں، ان پر پوری
طرح تیار ہیں، عقلی استدلال سے اسلامی
قوایت کی مقولیت ہی نہیں بلکہ اس کی
ضورات اور فویت تابت کر سکتے ہوں،
اپ نے چند ایک اسلامی عبادات اور قوانین
بارے میں مشترقین کے بالکل سطحی
اعرافات کے جوابات سانے بھی، پھر
آخری نہایت مسٹر اسٹادیا کا انہیں
کہ اس کی زیارت نصیب ہو، اللہ
یہی رخواں پری کردی، میں نے اپنے
تصور سے بہت بلند اور بارکت ندوہ کو
بایا، اس کے اسکے لئے اسکے لئے
اعرافات کے جوابات سانے بھی، پھر
ساتھ ہیں، طلب سے مخاطب ہو کر کہ
ان کی آپ قادر کریں، ان سے خوبی متفہ
ہوں، پھر اخیر میں علماء کے مقام کی
نزائن اور اجیت اس طرح ظاہر فرانی کو
فرانزوؤں کی حکمرانی بیوں پر بھی ہے
اور علما کی حکمرانی فرانزوؤں پر یہ
اپنے قومی اور علم کی حکمرانی کا نام
کرتے ہیں، ایک عالم کی گمراہی بہت تباہی

الادی العلی کی جانب مجاہدے کے میں جلد
علماء سے افادہ کرنے والے اور عربی زبان
کرتے ہیں، ایک عالم کی گمراہی بہت تباہی

عیب چنان ہو، بھر مال کو دبکر رکھتا ہو
اور اس کو گن گن کر خالی کرتا ہے
کہ اس کا مال اس کے سامنے ہے
ہرگز ہمیں ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وآلہ وسلم نے فرمایا، رشک کرنا صحت دوائی
پر جائز ہے ایک قومی حکومتی خدمتیم

دیا ہے اور وہ اس کے مطابق شہ
روز عمل کرتا ہے اور دوسرے اس
چلنا ملک کے دوسرے اس کے مطابق
اور وہ اس کو دن رات خدا کی راہ
میں خرج کرتا ہے جو لوگ مال کو سیٹ
کر رکھتے ہیں اس کے متعلق ارشاد
ہے "والذین یکنزون اللذہ
والفضۃ ولا ینفعونها ف

سبیل اللہ فبشرهم بعلت
السم "جو لوگ سونا چاندی اور مال
دستیع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو خدا
کی راہ میں خرج نہیں کرتے اسے
رسول ﷺ تم ان کو سخت اور دردناک
عذاب کی جریان دادا

یہ دردناک اور سخت عذاب
یہ ہو گا کہ ان کی دولت کو ہم کی اگلی
میں تباہ جائے گا اور ان سے ائمہ
پیشانیاں ان کی کوتیں اور ان کی
پشت داعی جائے گی اور ان سے
یہ ہو گا کہ ان کی عورتی کو
میں مال خرچ کرتے ہیں اور اس کے
دوسرے اس کے مطابق

جیسا کہ اس کے مطابق

پاس ایک سواری بھی نہ ہو اس کو فوٹ
دے جس کے پاس سامان زائد ہو
تو اس کو دے دے جس کے پاس
سامان نہ ہو، ایک حدیث میں آیا
ہے کہ ایک بھروسہ اللہ تعالیٰ کے راستے
میں خرج کیا جائے تو خدا نے تعالیٰ
اس کو استاذ ہاتا ہے کہ وہ احمد بن
سے بڑا ہو جاتا ہے، یہ ہے "رجمت
حق بہانی جوید" اہم چاہے کہ
اللہ کی راہ میں خرج کرتے رہیں اور
ایچے کام کرتے رہیں اسکا اللہ کی خوشی
حاصل ہو۔

باقیہ: عالم اسلام

اور بلا امتیاز مذہب و ملت تمام
شہریوں کی سیاسی صفت کے لیے سی
عقل جسے اہم ترین پروگرام شامل ہیں نیز
پارٹی ملک کی تمام قوموں میں محبت د
یکاگلت اور احتجاج و بحث کی خفا سماوکر کہ
رسول ﷺ تم ان کو سخت اور دردناک
عذاب کی جریان دادا

یہ دردناک اور سخت عذاب
یہ ہو گا کہ ان کی دولت کو ہم کی اگلی
میں تباہ جائے گا اور ان سے ائمہ
پیشانیاں ان کی کوتیں اور ان کی
پشت داعی جائے گی اور ان سے

افغان مجاہدین کی عورتی کو
کہا جاتا ہے کہ یہ مورخاں موزا فرزوں پرچہ
حقوق کے سلسلہ میں ہمینوں کی سفارکا:
اور غاصباتہ ذہنیت کا اندازہ بتاتے اور
شاید گور باجوت رو سے داخلی امور
اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی بے اطمینان
کی کیفیت محسوس کر رہے ہیں تاں ایک
اویس ہے کہ فوجی ذراں کا ہوتا ہے جو
کی جاتے بہر حال اس سے اتنا فروز
هزار کہہ یا کرہ، اس کا مطلب ہے "اگر فدا نہ
کرے ہے اب یہی بھی بھوک ہوں تو انشا اللہ ضرور کہ
یا کردوں گا۔ اور کہتا ہوں کہ انشا اللہ کل صحی سے ای اور اب کو سلام کیا
کردوں گا۔ ہم دونوں یہ ایسی بھی باتیں کہہ یا کریں تو ادا کی
مانکے اب تو یہی بھی باتیں کہہ ہے تھے کہ بڑے زور کی آدا کی
تو دیکھی ہے، مانکے ای کہ رہی تھیں آنا خفا ہونا، اچھا ہیں، میں نے جان
ووجہ کر کر اپ کو پھیلی چائے نہیں دی ہے، میں شکر ڈالنا بھول گئی، پھر کہتے
لوگ چائے میں اور یہ ستر ڈالتے ہیں، لائیے میں اپ کی پائے میں شکر ڈال
دول، بس مانکے اب تو یہی اور بوجہ کی اور زور سے بھیجئے، لائیک، آج تو
میں تیرا سر تو دوں گا؛ مانکے لگا ابو ای کو نہ لیئے، تو مانکے اب
نے اس کو بڑے زور سے کھا، چبے، مانکے اور دوں لگا ابو ای کو سویرے لپٹے ابو اور ای کو سلام
بعاگا۔ ای! ابو کو جلدی سے بھیجئے مانکے ابو کو بلا یہیں تو اس کی
ای کو آج ضرور ماری گے۔ عقیل کی ای نے فرما اس کے اپ کے ساتھ پی لیں، عقیل کے
اور مانکے ابو کو بلا لائے کہیے آج چائے دہ اپ کے ساتھ پی لیں، عقیل کے
بیل بیٹھا کہ اس کی ای کے ساتھ آم کھائیں، عقیل بولا، ای یہ ترکیب قر
اپ کی سبکے ایسی ہے، بت تو مانکے اب کو ضرور سلام کرے گا انشا اللہ ایک ترکیب
اور میری دہری ہے اس کی ای نے بتایا تھا ری دہری ای کو ضرور کریں ہے
بے چاہے ابھی کھاؤ اور چاہے کھانے پر ہم لوگوں کے ساتھ کھانا، مانکے
کہا ہیں تو آپ لوگوں کے ساتھ ہی کھاؤ گا، بہت بہتر، بتائے ابو کو
پلے پیش کر دوں وہ دیکھو ان کے ساتھ مانکے ابو جی گئے

جہاد سے دست کشی کے
متصل کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا
(سیاف)

اپین میں ایک تعلیمی و تربیتی
اسلامی مرکز کا قیام

"منظمه المدن العربیہ" نامی تنظیم

کے سکریٹری جنرل عبد العزیز يوسف

عدسانی نے اعلان کیا ہے کہ ان

کی تنظیم اسلامی ترقیاتی بنک جہاد کے

تباہی میں کے شہر قلندریاں

عفریت ایک تعلیمی و تربیتی اسلامی

مرکز قائم کرے گی جس سے دہلی کی مقیم

مسلم آبادی اور ہزاروں کی تعداد میں ہر

سال آئندے والے غریبکوں کو استفادہ

کا موقع عمل سنے گا۔ اہمیوں نے وقت

کی ک مرکز کے ساتھ متصلہ عارتوں

کے ساتھ ایک مسجد مددس اور

ادبی مدد افراء ہے۔

جاناتا ہے یقیناً اسے کام کرنے والوں

کو پسند کرتا ہے جو حدیث میں ہے

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جن کے پاس ایک سواری ہو تو جس کے

لئے ہے

زبان کی تعلیم و تدریس کا مسقیل د
مناسب بندوبست کیا جائے گا ۵۵

اسرائیل فوج کی بے اطمینان
اور خود کشی کے واقعات میں

بھرت ایک یہ اضافہ
رہی مدد سفر میخانیں جو باہم

تے حالی و دردہ امریکا کے دران رو س
امریکا بھی کافی نہیں میں جو یہ کہا کہ ریکی

بہر یو اس کے فلسطین متعلقہ
اویا یاد کاری سے متعلقہ ایک
فوج کو خود کشی کے متعلقہ ایک
دستخط اخبار کر رہی ہے اور

ادریک کا گر اسرا یل کے غزہ پر کے

اور مزدھے کار سے متعلقہ بھر یو اس

کی غیر آیاد کاری کے متعلقہ بھر یو

باینی عالد کردہ بھر یو اس سے اسرا یل

فوج کے اضطراب دے اطمینان کی

کیفیت سے آئیں اسرا یل سرکاری

شیر نے رد عمل ظاہر کیا ہے۔ وہ

کوڑا بچوں کے ساتھ ایک متعلقہ

ہیں، ان کا ہوتا ہے کہ رو سی دیریا کی

اویا کو حق نہیں پہنچا کر وہ بھر یو اس کے

صرفات میں ملا خلقت کرے۔

شیر کے اس رد عمل اور گور برا

بجوت کو ان کی دھمکی اور جلیخ سے اسماں

حقوق کے سلسلہ میں ہمینوں کی سفارکا:

اور غاصباتہ ذہنیت کا اندازہ بتاتے اور

شاید گور باجوت رو سے داخلی امور

اندازہ ہوتا ہے کہ اسلامی بے اطمینان

کی کیفیت محسوس کر رہے ہیں تاں ایک

کے فوجی ذراں کا ہوتا ہے جو بے ایک

دست کشی کے متعلقہ کی عورتی کی

دکون کی کھجور ہو جائے اور یہ مال

آخوندہ مراحت کے ساتھ ہو جائے اور

ہمیں مال خرچ کرنے کے تھے اور اللہ کی

اس کے بر عکس جو لوگ ایش کی راہ میں

مال خرچ کرتے ہیں، ان کے دنیا

و آخر دنوں جگہ آسالش و فراہی

ہے اور ان کے اس خرچ کرنے کو خدا

ونقدوں قرض حسن قرار دیتا ہے

جیسا کہ ارشاد ہے من یغرض اللہ

قرضا حاصنا فیضا عافله

اضحائنا کثیر یہ دوسرا ملکی

جسکا معلوم ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ

میں مال خرچ کرتے ہیں ان کے اس کے

اس خرچ کرنے کی مثالی اس دانی کی

سکی ہے جس سے بودا اسے دار اس

سے سات بالیں تکلیف اور ہر بال

میں مشت دانے ہوں، اور ایش جھاتا ہے

ہے جس کے واسطے چاہتا ہے

دہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ

جاناتا ہے یقیناً اسے کام کرنے والوں

کو پسند کرتا ہے جو حدیث میں ہے

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس کے پاس ایک سواری ہو تو جس کے

لئے ہے جس کے واسطے چاہتا ہے

دہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ

جاناتا ہے یقیناً اسے کام کرنے والوں

کو پسند کرتا ہے جو حدیث میں ہے

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس کے پاس ایک سواری ہو تو جس کے

لئے ہے جس کے واسطے چاہتا ہے

دہ بڑی وسعت والا اور سب کچھ

جاناتا ہے یقیناً اسے کام کرنے والوں

کو پسند کرتا ہے جو حدیث میں ہے

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا</p